مشرقِ وسطی میں پاکستان کو سونپے گئے کردار کا تجزیہ

مصعب عمیر،ولایہ پاکستان

سوال 1: پاکستان ایران کے سلسلے میں ایک ثالث کے طور پر اپنے کردار اور حوثیوں کے معاملے میں سعودی عرب کے ساتھ اپنی صف بندی کے درمیان کیسے ہم آہنگی پیدا کر رہا ہے؟

پاکستان کے حکمرانوں نے ایران اور سعودی عرب کے ساتھ اپنے کردار کو امریکی مفادات کی بنیاد پر ہم آہنگ کیا ہے، نہ کہ "قومی مفاد" یا مسلمانوں اور اسلام کے مفادات کی بنیاد پر۔

ایران اور امریکہ کے درمیان ثالثی کا مقصد ٹرمپ کو ایران کے ساتھ جنگ کی دلدل میں پھنسنے کے بعد راہِ فرار فراہم کرنا تھا۔ جبکہ حوثیوں کے خلاف سعودی عرب کے ساتھ صف بندی کا مقصد، یمن میں ایران کے فرنٹ (پراکسیز) یعنی حوثیوں پر دباؤ کے ذریعے ٹرمپ کو ایران کے خلاف امریکی اثر و رسوخ اور بالادستی فراہم کرنا ہے۔

اگر پاکستان کے حکمرانوں نے اپنا کردار قومی مفاد کی بنیاد پر طے کیا ہوتا، تو وہ حوثیوں اور سعودی عرب کے درمیان ثالثی کرتے۔ پاکستان کے حکمران ثالثی کے لیے یمن اور سعودی عرب کے درمیان مسلسل سفر میں مصروف ہوتے، جس طرح وہ ایران اور امریکہ کے درمیان سفر کرتے رہے ہیں۔

اگر پاکستان کے حکمرانوں نے مسلمانوں اور اسلام کے مفادات کی بنیاد پر اپنے کردار کی حکمتِ عملی مرتب کی ہوتی، تو وہ شروع ہی سے ایران کا ساتھ دیتے تاکہ امریکہ کو پیچھے ہٹنے پر مجبور کیا جا سکے۔ درحقیقت، دوسری جنگِ عظیم کے بعد سے جب سے امریکہ نے مداخلت شروع کی ہے، وہ خود مسلم دنیا کے اندر عدم استحکام اور جنگوں کا بنیادی ذریعہ رہا ہے۔

سوال 2: پاکستان نے حوثیوں اور سعودی عرب کے درمیان ثالث کے طور پر کردار کیوں ادا نہیں کیا؟

پاکستان کے حکمرانوں نے حوثیوں اور سعودی عرب کے درمیان ثالثی اس لیے نہیں کی کیونکہ ایسا کرنا امریکہ کے مفاد میں نہیں ہے۔

امریکی چاہتا ہے کہ سعودی عرب اور حوثیوں کے درمیان طویل مدتی تنازع جاری رہے تاکہ طویل المدت بنیادوں پر ایران پر دباؤ برقرار رکھا جا سکے۔

جہاں تک قلیل المدتی مقصد کا تعلق ہے، امریکی خود یمن کے اندر حوثیوں کی توسع و پیش قدمی چاہتا تھا تاکہ ان دھڑوں کو بے دخل کیا جا سکے جن کے تعلقات متحدہ عرب امارات اور اس کے آقا برطانیہ سے ہیں—جو یمن کا پرانا استعماری غاصب ہے۔ اس کے علاوہ، امریکہ نے اس پیش قدمی کی اجازت ایران کے لیے ایک ترغیب کے طور پر دی تاکہ وہ اپنی خودمختاری ترک کر دے اور امریکہ کے ساتھ اطاعت کی بنیاد پر معاملات کرے۔

چنانچہ امریکیوں نے بن سلمان کو حوثیوں کے خلاف کشیدگی بڑھانے کا حکم دیا، لیکن جب حوثیوں نے سعودی عرب کے اندر حملوں کے ساتھ جوابی کارروائی کی تو امریکہ نے بن سلمان کی کوئی

مدد نہیں کی۔ امریکہ نے عمانی سُلطنت میں حوثیوں کے ساتھ اپنے جہازوں اور اثاثوں کی حفاظت کے لیے ایک معاہدہ بھی کیا۔

سوال 3: اس انداز میں مداخلت کرنے سے پاکستان کو کیا حاصل ہوگا؟

سعودی عرب کے ساتھ صف بندی سے پاکستان کو کوئی فائدہ حاصل نہیں ہو گا، بلکہ اس سے صرف پاکستان کے حکمرانوں کو فائدہ پہنچے گا۔

جہاں تک پاکستان کا تعلق ہے، اسے ایک ایسے علاقائی تنازع میں گھسیٹا جا رہا ہے جو سالوں نہیں تو مہینوں تک جاری رہے گا، جس میں اسے عسکری اور معاشی طور پر بھاری نقصان اٹھانا پڑے گا۔ مسلمان مسلمانوں کو قتل کریں گے تاکہ حقیقی دشمن، یعنی یہودی وجود اور امریکی صلیبی تمام مسلم ریاستوں پر اپنا تسلط قائم کر سکیں۔ مسلم ریاستیں ایک ایسے وقت میں علاقائی تنازع پر اخراجات کریں گی جب ان کی معیشتیں زوال پذیر ہیں اور سرمایاداریت و استعمار کے بوجھ تلے تباہی کے دہانے پر پہنچ چکی ہیں۔

جہاں تک پاکستان کے حکمرانوں کا تعلق ہے، وہ عوامی حمایت کے بجائے امریکہ کی بیرونی حمایت کی بنیاد پر اقتدار سے چمٹے ہوئے ہیں۔ درحقیقت، اسلام اور مسلمانوں کے خلاف امریکہ کی جنگ میں اس کی ایجنٹی کرنے اور آلہ کار بننے کے باعث وہ اندرونی عوامی حمایت کھو رہے ہیں، جس کی وجہ سے وہ اپنے آقا ٹرمپ سے اور بھی مضبوطی سے چمٹ رہے ہیں۔

سوال 4: کیا سہ فریقی معاہدہ پابند کردہ اور محدود دائرہ کار کا حامل ہے؟

سہ فریقی معاہدے—مکہ مشترکہ دفاعی معاہدے—کی سفارتی زبان ایک دفاعی معاہدے کی ہے۔ لہٰذا لفظی اعتبار سے یہ محدود اور پابند کن ہے، لیکن عملی طور پر یہ امریکہ کو ان تینوں ریاستوں کی افواج کو استعمال کرتے ہوئے ایران اور اس کے فرنٹ (پراکسیز) کے خلاف لڑنے کی لچک فراہم کرتا ہے۔پاکستان کے حکمران پہلے ہی یہ دعویٰ کر کے جنگ میں شامل ہونے کا ایک بہانہ فراہم کر چکے ہیں کہ وہ حرمین شریفین کی حفاظت کرنا چاہتے ہیں۔

سوال 5: دوطرفہ معاہدے کی موجودگی کے باوجود پاکستان نے ماضی میں سعودی عرب کے دفاع کے لیے مداخلت کیوں نہیں کی؟

28 فروری 2026ء کو ایران پر امریکی حملے سے پہلے امریکہ کو ایسی کوئی ضرورت نہیں تھی کہ پاکستان سعودی عرب کا دفاع کرے۔

سعودی عرب اور یمن کے درمیان تنازع دائرہ کار اور علاقے کے اعتبار سے محدود تھا۔ جہاں تک ایران کا تعلق ہے، وہ ایک سیٹلائٹ ریاست کی حیثیت سے امریکی خارجہ پالیسی کے مدار میں رہا اور اس نے حوثیوں کو کشیدگی بڑھانے کی اجازت نہیں دی۔ چنانچہ امریکہ نے اپنے اسٹریٹجک اہداف حاصل کرنے کے لیے کامیابی کے ساتھ وہ ماحول تیار کیا جسے وہ کم شدت والا تنازع (**Low-intensity conflict**) کہتا ہے۔

یہ سب کچھ اس وقت بدل گیا جب ٹرمپ نے ایران پر جنگ کی غلط بساط بچھائی اور اس کی قیادت کو قتل کر دیا۔ نئی قیادت نے امریکہ سے مکمل خودمختاری کا راستہ اختیار کیا، جو کہ اس اطاعت گزاری سے بہت دور تھا جو ٹرمپ کا ہدف تھا۔ چنانچہ اب ٹرمپ ایران کو رام کرنے کے لیے مذاکرات کی ترغیب (**carrot**) اور مسلم دنیا کی سب سے طاقتور ریاست پاکستان کو لاٹھی (**stick**) کے طور پر استعمال کر رہا ہے۔

سوال 6: کیا پاکستان خلیجی مالی امداد کی اپنی ضرورت اور ایران کی تحلیل و تفریق کے خوف کے درمیان توازن قائم کرنے کی کوشش کر رہا ہے؟

جی نہیں۔ وہ ایسی کوئی کوشش نہیں کر رہا، اگرچہ اس کے حکمران ایسا کرنے کا دعویٰ کر رہے ہیں۔

ٹرمپ مسلم ریاستوں کے درمیان جس جنگ کو ہوا دے رہا ہے، وہ تمام مسلم ریاستوں کی سلامتی اور استحکام کے لیے خطرہ ہے۔ ٹرمپ کے اہم مشیر ٹام بیرک نے مشرقِ وسطیٰ کے لیے جس ویژن کا اعلان کیا ہے، وہ ایک نئے سائیکس-پیکوٹ کے طور پر موجودہ ریاستوں کی مزید تقسیم پر مبنی ہے۔ جنگ اور تقسیم کے ذریعے مسلم ریاستوں کا کمزور ہونا صرف امریکہ کی ضرورت کو پورا کرتا ہے۔

خلیجی ریاستوں کے معاملے میں، ٹرمپ پہلے ہی ان کی دولت لوٹ چکا ہے اور مسلسل لوٹ رہا ہے۔

ایران کے معاملے میں، ٹرمپ نے اسے مکمل تباہی و نابودی کی دھمکی دی ہے۔

اگر پاکستان کے حکمران واقعی خلیج کی دولت اور ایران کی طاقت کی قدر کرتے، تو وہ امریکی جنگ اور لوٹ مار کے مقابلے میں تمام دیگر مسلم ریاستوں کو اپنے فرمان کے تحت یکجا کرنے کے لیے خلافتِ راشدہ کے قیام کا اعلان کرتے۔

سوال 7: کیا پاکستان اور ترکیہ حوثیوں کے حملوں کو روکنے کی صلاحیت رکھتے ہیں؟

جی ہاں۔ پاکستان اور ترکیہ دنیا کی بہترین عسکری صلاحیت رکھنے والی ریاستوں میں سے ہیں۔ مئی 2025ء میں، پاکستان نے بھارت کو اس حد تک کچل دیا تھا کہ کشمیر کی آزادی ناگزیر ہو چکی تھی۔

تاہم، ترکیہ ایک سیٹلائٹ ریاست کے طور پر امریکی خارجہ پالیسی کے مدار میں قائم ہے اور پاکستان مسلم دنیا کی سب سے طاقتور ریاست ہونے کے باوجود امریکہ کی ایک مطیع و تابع ریاست بنا ہوا ہے۔

اس طرح، وہ امریکی خارجہ پالیسی کی ہدایات کے مطابق ہی حوثیوں کے حملوں کو روکیں گے یا نہیں روکیں گے۔

ایران پر جنگ سے پہلے، امریکہ نے انہیں حوثیوں کو روکنے کا کوئی حکم نہیں دیا تھا؛ اور ایران پر جنگ شروع ہونے کے بعد اور حوثیوں کی جانب سے سعودی عرب کے حملوں کا جواب دینے کے بعد بھی، امریکہ نے انہیں حوثیوں کے حملے روکنے کا حکم نہیں دیا، کیونکہ وہ چاہتا تھا کہ حوثی متحدہ عرب امارات کے فرنٹ اور امارات کے پیچھے کھڑے برطانیہ کے ایجنٹوں کو بے دخل کر دیں۔

اب، اگر ایران ترغیب (**carrot**) کا مثبت ردِعمل نہیں دیتا، تو امریکہ ترکیہ اور پاکستان کی افواج کے ڈنڈے (**stick**) سے ایران پر ضرب لگائے گا۔

سوال 8: کیا پاکستان کی مداخلت بھارت کے مقابلے میں اس کی عسکری تیاری کو متاثر کرتی ہے؟

جی ہاں، یہ بالکل متاثر کرتی ہے۔ یقیناً، پاکستان اپنی مادی صلاحیتوں اور اپنے فوجیوں اور افسران کے ایمان کی بدولت ایک سے زائد محاذوں پر جنگ کا مقابلہ کرنے کے لیے کافی مضبوط ہے۔ تاہم، امریکہ کی ایجنٹی اور آلہ کار بننے کی وجہ سے، پاکستان کے حکمران اب بھارت کے خلاف اس کی عسکری تیاری کو خود نقصان پہنچا رہے ہیں۔

اس نے سعودی عرب میں کم از کم 30,000 اور زیادہ سے زیادہ 40,000 فوجی اہلکار تعینات کیے ہیں تاکہ امریکہ ایران کے حکمرانوں پر اطاعت کے لیے دباؤ ڈال سکے۔

وہ افغانستان اور قبائلی علاقوں میں مسلمانوں کے ساتھ جنگ میں فعال طور پر مشغول ہے تاکہ امریکہ افغانستان کے حکمرانوں، یعنی طالبان پر اطاعت کے لیے دباؤ ڈال سکے۔ ٹرمپ بگرام ایئر بیس اور افغانستان میں نایاب معدنی عناصر (**Rare Earth Elements**) کے بہت بڑے ذخائر پر کنٹرول حاصل کرنا چاہتا ہے۔

امریکہ کی ایجنٹی اور آلہ کاری کی وجہ سے، ہندوؤں اور یہود میں سے اپنے دشمنوں کے خلاف ہتھیار اٹھانے کے بجائے، مسلم افواج خود مسلمانوں سے لڑیں گی اور انہیں قتل کریں گی۔

سوال 9: کیا پاکستان کی معیشت کا انحصار سعودی مالی امداد پر ہے؟

جی ہاں، لیکن صرف سعودی عرب پر نہیں۔ پاکستان ایک امیر ملک ہے، جس کے پاس زمین، نوجوانوں، توانائی اور معدنیات کی فراوانی ہے، لیکن ربا (سود) کی وجہ سے اسے غریب بنا دیا گیا ہے۔ اس کی آمدنی کا آدھے سے زیادہ حصہ ربا (سود) کی ادائیگی پر خرچ ہوتا ہے۔ ربا کے گناہ میں ملوث ہونے والی کسی بھی ریاست کے لیے قرض کے جال سے نکلنے کی کوئی راہِ فرار نہیں ہے۔

چنانچہ، پاکستان پچھلے قرضوں کے ربا کی ادائیگی کے لیے سعودی عرب، یا چین، یا امریکہ، یا بین الاقوامی مالیاتی اداروں سے نئے قرضے لیتا ہے۔

اس انحصار کو ختم کرنے کا راستہ شرعی احکام کو نافذ کرنا ہے: ربا (سود) کو ختم کیا جائے اور فاسد و بدعنوان عہدیداروں کی ناجائز دولت کو ضبط کر کے اصل واجب الادا قرضوں کی ادائیگی کی جائے۔

سوال 10: امریکی سیکیورٹی چھتری کی ناکامی کے بعد، سیکیورٹی میں اجتماعی خود انحصاری کی طرف علاقائی ریاستوں کی پیش قدمی کے پیچھے کیا حقیقت ہے؟

اپنی طاقت کے عروج پر، امریکہ نے اپنی فوج اور مسلم حکمرانوں کی انٹیلی جنس، اڈوں اور لوجسٹک امداد کے ذریعے مسلمانوں کے خلاف جنگیں لڑیں۔

اب جبکہ وہ کمزور ہو چکا ہے، امریکہ مسلمانوں کی افواج اور مسلمانوں ہی کی دولت کو استعمال کر کے مسلمانوں کے خلاف جنگیں لڑنا چاہتا ہے۔ نام نہاد اجتماعی خود انحصاری کی اصل حقیقت یہی ہے۔

حقیقی اجتماعی خود انحصاری تمام مسلم ریاستوں کو ایک واحد اسلامی ریاست کے طور پر یکجا کرنے کے ذریعے حاصل ہو گی، جو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی کتاب اور نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی سنت کے مطابق حکومت کرے۔

سوال 11: کیا علاقائی ریاستوں کو الجھانے کے لیے بچھایا گیا امریکی "جال" پاکستان پر واضح نہیں ہے؟

یہ اتنا ہی واضح ہے جتنا کہ آسمان پر سورج روشن ہے۔ امریکی جال ،پاکستان کے شعور رکھنے والے بیٹوں اور بیٹیوں پر بالکل واضح ہے، لیکن پاکستان کے حکمرانوں کی واحد فکر امریکہ کے مفادات کا تحفظ کرنا ہے۔ چنانچہ وہ غلامی کے ذریعے خود کو اندھا بنا چکے ہیں۔

پاکستان کے مسلمانوں کے اندر ایران پر امریکہ کی جنگ میں شامل ہونے کی شدید مخالفت پائی جاتی ہے، جو پاکستان کے حکمرانوں پر شدید دباؤ پیدا کر رہی ہے۔ سوشل میڈیا، مساجد اور مسلمانوں کی کام کی جگہوں پر مسلمانوں کے درمیان فتنے کی اس نئی جنگ کے خلاف شدید مخالفت کی لہر موجود ہے۔

جہاں تک پاکستان کے حکمرانوں کا تعلق ہے، وہ اپنی "ہارڈ اسٹیٹ" (سخت گیر ریاست) کی پالیسی کے مطابق، حسبِ معمول دھمکیوں اور ڈرانے دھمکانے سے جواب دے رہے ہیں۔ وہ امریکی مفادات سے آگے کچھ نہیں دیکھ سکتے۔ ان کے لیے خارجہ پالیسی "امریکہ فرسٹ" کا نام ہے، اگرچہ وہ زبانی کلامی "پاکستان فرسٹ" کا نعرہ لگاتے ہیں۔

سوال 12: کیا پاکستان بالآخر اس خطے کی دلدل میں دھنس جائے گا؟

جی ہاں اور جی نہیں!

جی ہاں، اگر پاکستان اسی طرح امریکہ کے تابع رہتا ہے اور ٹرمپ کے ایجنٹ اس پر حکومت کرتے رہتے ہیں، تو وہ کم از کم مہینوں اور غالباً سالوں تک اس خطے کی دلدل میں دھنسا رہے گا۔

لیکن جی نہیں، اگر پاکستان کے مسلمان اور ان کی مسلح افواج کے مخلص افسران غداروں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے اور امریکی منصوبے کو الٹنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔

چنانچہ مسلمانوں کے لیے واجب ہے کہ وہ حزب التحریر کے شباب کے ساتھ مل کر نبوت کے نقشِ قدم پر خلافتِ راشدہ کے قیام کے لیے جدوجہد کریں۔ وہ مسلح افواج کے افسران میں موجود اپنے تمام دوستوں اور رشتہ داروں سے رابطہ کریں، اور ان سے مطالبہ کریں کہ وہ اسلام کی بطور نظامِ زندگی بحالی، ایک واحد امام کے تحت تمام مسلمانوں کی وحدت، اور زمین پر اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے دین کا غلبہ قائم کرنے کے لیے دعوت و جہاد کی خاطر حزب التحریر کو نصرۃ (عسکری مدد) فراہم کریں۔

﴿وَاللَّهُ غَالِبٌ عَلَى أَمْرِهِ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ﴾

"اور اللہ اپنے کام پر غالب ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔" [سورۃ یوسف: 21]